Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: URDU/ S.Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. II, sem, paper, 08
7. Title/Heading of e-content : SHIBLI KE MAQALAT KA USLOOB
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

21-08-2020

شبلی کے مقالات کا اسلوب

M.A. II Sem, Paper - 08

اردو میں یہ کہہ دنیا کی کسی بھی زبان میں علامہ شبلی جیسی ہمہ جہت شخصیت مشکل سے
نظر آتی ہے۔ وہ مورخ بھی تھے اور فلسفی بھی۔ سوانح نگار بھی تھے اور اعلیٰ پائے کے نقاد بھی۔
وہ بہترین نثار اور بے مثل شاعر تھے اور بے مثل شاعر تھے۔ شبلی نے اردو میں مقالہ نگاری
کا ایسا سربلند روشنی کا مینار قائم کیا جس کی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علی گڑھ تحریک سے پہلے اردو زبان میں کوئی ایسی صنف موجود
نہیں تھی جسے استعمال کر کے ان کے مقصدی خیالات کو ہو بہو عوام تک پہنچایا جائے۔ جب سے
پہلے سرسید نے انگریزی زبان کی صنف Essay کو اظہار و ابلاغ کا بہتر وسیلہ قرار کر
اردو میں اسی طرز پر لکھنا شروع کیا۔ یہ صنف مضمون نگاری کہلائی۔ لہٰذا اس صنف
ادب کے موجد سرسید ہی کہے جا سکتے ہیں۔ ان کے بعد سجاد حیدر یلدرم، مولانا علی جوہر
اور ابوالکلام آزاد وغیرہ نے اس صنف ادب کو ترقی دے کر کافی آگے بڑھایا۔ حالی
اور شبلی کے مضامین، "مقالات حالی" اور "مقالات شبلی" کے ناموں سے شائع ہوئے۔
آج تمام اصناف ادب میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ صنف مقالہ نگاری ہی سمجھی جاتی ہے۔ دراصل
علی گڑھ تحریک کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے اردو ادب کو ایک زندہ نثر اور دلکش
اسلوب دیا۔ سرسید اور ان کے رفقاء سے قبل اردو نثر کے بہت سے عیب تھے۔ مبالغہ آرائی، لفاظی
تصنع اور قافیہ پیمائی سے اردو نثر پراگندہ تھی۔ سرسید اور ان کے رفقاء نے اردو میں اعلیٰ درجے
کے مضامین اور مقالات لکھ کر اسے پستی سے بلندی تک پہنچا دیا اور بلاشبہ اس سے اردو ادب
کا دامن کافی وسیع ہوا۔

شبلی کے مقالات اور ان کے اسلوب کو مذکورہ تناظر میں دیکھا جائے تو تو اس کا فہم ادراک میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ سب سے پہلے مقالے کی تعریف پر نظر ڈالیں تو معنوی اعتبار سے ہلکے پھلکے رومانی انداز میں خیال آرائی کا نام مضمون ہے جب کہ واقعاتی سنجیدگی جس میں ذہنی اور فکری قوت استدلال ہو اسے مقالہ کہتے ہیں۔ شبلی چونکہ انگریزی زبان پر دسترس نہیں رکھتے تھے اس لیے وہ عربی کے مقالات سے بہت متاثر تھے۔ شبلی کے مقالات میں بھی عربی نثر کی سی سجع و بلیغ اور ترتیب و تنظیم نظر آتی ہے۔

مقالات شبلی کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان مقالات کا مقصد اسلامی علوم و فنون و تاریخ و تمدن کے ان شاندار واقعات کو سامنے لانا تھا جو ماضی کے دبیز پردوں میں پوشیدہ ہیں جن کی فراموشی نے اسلامی دنیا میں مایوسی، احساس کمتری اور ناکارہ پن کو فروغ دیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے لاتعداد مسائل و موضوعات کو ضبط تحریر میں لایا جن کے اثرات قومی زندگی پر بالواسطہ یا بلاواسطہ مرتب ہو رہے تھے۔

مقالات شبلی پر نظر ڈالنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ان میں فصاحت اور بلاغت گھول دی گئی ہے۔ کلام میں سادگی اور پرکاری ہے، کہیں کہیں ظرافت کی چھینٹیں بھی ہیں۔ الفاظ کا انتخاب ایسا ستھرا ہے کہ کسی فقرے کا کوئی لفظ تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ الفاظ بالکل نگینے کی طرح جڑے ہوتے ہیں، بیان میں صفائی، چستی اور بے ساختگی ہے۔ جو کہنا چاہتے ہیں واضح طور پر دل میں اتر جاتا ہے۔ ان کے مقالات میں انشاء پردازی کے ساتھ علم کا وقار، ادبی متانت، واقعاتی سنجیدگی اور فکر کے جلوے نظر آتے ہیں۔ اپنے مقالوں میں شبلی ایک بلند پایہ مورخ، محقق اور ماہر نقاد کی حیثیت سے نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مقالوں میں ادبیت کا عنصر زیادہ نمایاں ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. II Sem, Paper-08
Title/Heading of E. Content: SHIBLI KE MAQALAT KA USLOOB
Whats app No. 9431632576